جوامع الکلم کی تعبیر و تعیین میں علماء کی آراء کا تحقیقی مطالعہ

A research study of the views of scholars
in determining the interpretation of Jawame 'al-Kalim

Sarfraz Ali*
Dr. Anwarullah**
Alia Amber***

Abstract
Eloquence is a miracle of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). His speech encompasses all aspects of the beautiful talk. His speech is a manifestation of the Divine Word as Almighty Allah says in Holy Quran "He does not speak from his own desire."There are two aspects of the talk of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). One is recited and the other is non-recited. Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) says I have been given "Jawame-Alkalim". His quality of "Jawame-Alkalim" is related to recited revelation or non-recited is also included in this issue. Scholars have different views. This research article analyzes the views of scholars. This research paper looks into the outwards qualities of the Holy prophet's speech and investigates the spiritual virtues of the Holy Prophet's talk. This research article will be a prelude for Seerah researchers while researching and investigating the qualities of the Speech of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him).
Keywords: Eloquence of Holy Prophet, Miracle, Non-Recited Revelation

تعارف

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ اللہ کی یہ سنت رہی ہے کہ جس دور میں جس چیز کا غلبہ ہوتا ہے اسی کے مطابق انبیاء کو معجزات عطا فرماتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ساحری کا چرچا تھا چنانچہ ید بیضاء اور عصا حضرت موسیٰؑ کو عطا کیا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ طب و حکمت کا عہد تھا اس لیے حضرت مسیح علیہ السلام کو اعجاز مسیحائی عطا ہوا۔ حضور اکرم ﷺ جس عہد میں تشریف لائے اور جس قوم میں آپ کی ولادت ہوئی اس میں فصاحت و بلاغت اور زبان دانی کا چرچا تھا۔ اس لئے فصاحت و بلاغت کے رسیا عربوں میں آپ ﷺ کو فصاحت و بلاغت کا معجزہ عطا ہوا۔ آپ ﷺ کے قلب اطہر اور زبان اقدس کو فصاحت و بلاغت کے تمام لوازمات کمال سے نوازا گیا۔ آپ ﷺ کی فطرت میں خطابت کا اعجاز ودیعت کیا گیا ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أُعطيتُ جوامع الكلم۔ "مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔"[1]

---

* PhD Scholar Dept. of Islamic Studies, University of Okara.
** Lecturer Dept. of Islamic Studies, University of Okara.
Email: dr.anwarullah@uo.edu.pk
*** MPhil Scholar, Dept. of Islamic Studies, University of Okara.

جوامع جامع کی جمع ہے جس کا مادہ ج، م، ع ہے۔ علامہ ابن منظور لکھتے ہیں: ''جمع الشی ء تفرقه یجمعه جمعاً والجمع اسم لجماعة الناس ''جمع کا مطلب ہے مختلف چیزوں کو اکٹھا کرنا اور جمع اسم ہے۔ لوگوں کی جماعت کے لیے مستعمل ہے۔[2] علامہ جرجانی نے لکھا ہے: '' الجمع و التفرق - مانسب الیک و ما سلب عنک ''جو تیری طرف منسوب ہو اسے جمع کہتے ہیں اور جو تجھ سے جدا ہو اسے تفرق کہتے ہیں۔[3] کلم کلمة کی جمع ہے۔ یہ اصلاً موصوف صفت بصورت اضافت ہیں اور جوامع الکلم کا معنی ہے گفتگو میں فضول بات کو ترک کر کے مختصر مگر جامع بات پر اکتفا کرنا۔[4] علامہ زبیدی کے مطابق جوامع الکلم سے مراد ایسا کلام ہے جس کے الفاظ قلیل ہوں، معانی کثیر ہوں۔[5]

مختصر ترین جملے جو کثیر معنی لیے ہوئے ہوں اردو میں ان کی سب سے بہتر تعبیر دریا کو کوزے میں بند کرنے سے کی جاسکتی ہے۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ کے جوامع الکلم دو خوبیوں کے حامل ہیں۔ اول اعجاز و اختصار، دوم جامعیت۔ جاحظ نے آپ ﷺ کے جوامع الکلم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: ''وھوالقلیل الجامع للکثیر ''ایسا کلام جس کے الفاظ قلیل مگر معانی کثیر ہوں۔[6] جاحظ کے اس قول کی وضاحت محمد عطیہ ابراشی کے ہاں ملتی ہے۔ آپ کا وہ جامع کلام جس کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ اور برابری کی ہی نہیں جاسکتی، جو بیاں و بلاغت کے کمال درجے پر فائز اور بے انتہا مدلل ہے، جو جامع کلمات اور انوکھی حکمت پر مشتمل ہے۔ اس کے الفاظ و حروف کی تعداد تو قلیل ہے لیکن ان میں معانی کی فراوانی ہے۔[7] امام زرقانی لکھتے ہیں: اوتی جوامع الکلم ای الکلم الجوامع المعانی کثیرة بالفاظ قلیلة یعنی اعطیت البلاغته و الفصاحة وا لتوصل الی غوامصالمعانی و بدائع الحکم و محاسن العبارة بلفظ موجزلطیف

یعنی جوامع الکلم جو کثیر معانی قلیل الفاظ کے ساتھ ہیں۔ مجھے (ﷺ) بلاغت اور فصاحت عطا کی گئی۔ معانی کی وسعت و حکمت سے بھرپور، عبارت کا حسن اور الفاظ کا اختصار عطا کیا گیا۔[8] اھل لغت اور علماء نے اس سے مراد قرآن مجید لیا ہے۔ علامہ ابن منظور لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں سے مراد قرآن مجید بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے نازل فرمایا۔ جس کے الفاظ قلیل اور معانی کثیر ہیں اور آپ ﷺ کی صفت بھی ہے کہ آپ ﷺ جوامع الکلم سے گفتگو فرماتے یعنی معانی کثیر اور الفاظ قلیل ہوتے۔[9] محمد بن یعقوب فروز آبادی لکھتے ہیں: اوتیت جوامع الکلم ای القرآن وکان یتکلم بجوامع الکلم ای کان کثیرالمعانی قلیل الالفاظ -'' مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے یعنی قرآن اور آپ ﷺ کی گفتگو بھی جوامع الکلم سے عبارت ہے جو قلیل الفاظ اور کثیر معانی پر مشتمل ہوتی۔''[10]

علامہ ابن رجب لکھتے ہیں: جوامع الکلم نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک جو اللہ نے قرآن اتارا اور دوسری آپ ﷺ کا کلام جو بہت سی سنت ماثورہ پر پھیلا ہوا ہے اور علماء نے آپ کا کلام جمع کیا ہے جوامع الکلم سے مراد ایجاز ہے جو کہ قلیل الفاظ کے ساتھ کثیر معنی پر دلالت کرتا ہے اور بعض نے اس سے مراد قرآن لیا ہے۔[11] علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں: جوامع الکلم سے مراد ایجاز ہے جو کہ قلیل الفاظ کے ساتھ کثیر معنی پر دلالت کرتا ہے اور بعض نے اس سے مراد قرآن لیا ہے اور دوسرا آپ ﷺ کا فرمان کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور قرآن بھی قلیل الفاظ کے ساتھ معنی کی وسعت رکھتا ہے۔[12] پروفیسر غلام احمد حریری لکھتے ہیں۔

اعجاز القرآن کا موضوع اس قابل تھا کہ وہ بہت سے اہم مباحث کو جنم دیتا اور علماء قرآنی بلاغت کے طرق و وجوہ اور اسکے نادر و یکتا انداز تصویر و تعبیر کے پردہ کو چاک کرتے۔ چنانچہ علماء نے اس ضمن میں سعی و جہد کا کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہ کیا اور قرآنی بلاغت کے کشف و اظہار کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دیں مگر افسوس ناک امر یہ ہے کہ وہ قرآنی آیات پر علیحدہ علیحدہ گفتگو کرتے اور ان کو قرآنی وحدت سے الگ کر کے دیکھتے تھے۔ تحلیل و تجزیہ کے دوران ان کی بحث و تحقیق کا مرکز و محور صرف الفاظ و معانی ہوتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن حکیم کا حسن بیان ان کی نگاہ سے اوجھل رہا کلامی مباحث کی موشگافیوں میں الجھ کر ان کا قرآنی ذوق بگڑ گیا اور وہ کتاب الٰہی کے اعجاز و بلاغت کے ذوق سے آشنا نہ ہو سکے۔[13]

علماء متقدمین نے بھی احسن انداز سے جوامع الکلم پر کام کیا مگر وقت کی ضرورت کے پیش نظر جوں جوں مفاہیم کھلتے گئے علماء متاخرین نے آپ ﷺ کے جوامع الکلم پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ متاخرین کی خدمات بھی جوامع الکلم پر قابل تحسین ہیں۔ عصر حاضر میں عربی ادب کی جو تحریک اٹھی اس نے لوگوں کو قرآن کے فنی حسن جمال کے عناصر سے آگاہ و آشنا کرنے کے سلسلہ میں قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ چنانچہ تفسیر المنار کے مصنف سید رشید رضا نے فہم قرآن کے ضمن میں خاطر خواہ کام کیا۔ مشہور ادیب مصطفیٰ صادق الرافعی نے اس سلسلہ میں اہم خدمات انجام دیں چنانچہ موصوف نے اپنی کتاب "تاریخ آداب العرب" کی دوسری جلد کو قرآن اور بلاغت نبویہ کے لیے وقف کر دیا ہے، مگر ایک بہت بڑا کارنامہ سید قطب شہید نے اپنی کتاب "التصویر فی القرآن" لکھ کر انجام دیا۔ صادق الرافعی لکھتے ہیں:

"قرآن کریم سب کا سب زور کلام اور قدرت بیان میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی بڑی وجہ قرآن کریم کی روح ترکیب ہے۔ جس پر کلام الٰہی کا مدار و انحصار ہے قرآن کے علاوہ یہ روح عربی زبان میں اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ اس روح کے بل بوتے پر قرآن کریم بشری استطاعت کی حدود سے خارج ہے۔ اگر اس میں وہ روح نہ ہوتی تو اس کے اجزاء میں تفاوت و تباین نظر آنے لگتا اس روح نے اس کے اجزاء کو باہم مربوط و متصل بنا دیا ہے"[14]

جب ہم علوم قرآن کے حوالے سے امام سیوطی کی اتقان پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے قرآنی اسلوب کو وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ قرار دیا مزید برآں اس کے مختلف ابواب میں بکثرت ایسے عنوانات دکھائی دیتے ہیں جو اعجاز کے جدید مفہوم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

چنانچہ سیوطی کی اتقان میں قرآن کے تشبیہ و استعارہ، کنایہ و تعریض، حقیقت و مجاز، حصر و تخصیص، ایجاز و اطناب، خبر و انشاء، جدول و مناظرہ اور امثال و اقسام سب مباحث پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ لگتا یوں ہے کہ قرآن کے ادبی فنون میں سے کوئی فن سیوطی کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہا۔ مفسرین سلف میں سے جس کسی نے بھی قرآن کے فنی حسن و جمال کے بارے میں کوئی خوبصورت جملہ کہا تھا سیوطی نے اس کو ذکر کر دیا ہے۔ علامہ سیوطی تشبیہ کو دو قسموں (مفرد، مرکب) میں تقسیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

تشبیہ مرکب کی تعریف یہ ہے کہ وجہ شبہ چند امور کے مجموعہ سے ماخوذ ہو۔ مثلاً یہ آیت کریمہ "كمثل الحمار يحمل اسفاراً"[15] مذکورہ آیت میں تشبیہ گدھے کے حالات سے مرکب ہے اور وہ یہ ہے کی کتابوں جیسی مفید چیز اس پر لادی گئی ہے اور وہ ان کا بوجھ بھی اٹھاتا ہے مگر اسے

کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔[16]

سید قطب شہید فرماتے ہیں: "قرآن کریم اوزان و قوافی کے حدود و قیود سے پاک ہونے کی بناء پر تعبیر و بیان کی آزادی کی صفات سے بہرہ ور ہے مگر اس کے دوش بدوش اس میں شعر کی باطنی موسیقی اور ایسے ہم وزن فواصل پائے جاتے ہیں جو شعری اوزان و قوافی سے بے نیاز کر دیتے ہیں اس طرح قرآن حکیم شعر و نثر دونوں کے اوصاف و خصائص کا جامع ہے۔"[17]

امام اسماعیل حقی لکھتے ہیں: "اعبدو ربکم: کفار کو فرمایا جارہا ہے کہ اپنے رب کی توحید کا اقرار کرو، عاصیوں کو فرمایا جارہا ہے کہ اپنے رب کی اطاعت کرو اور منافقین کو فرمایا جارہا ہے کی رب تعالی کی توحید کو اپنے رب کی معرفت میں مخلص ہو جاؤ اور مطیعین کو فرمایا اپنے رب کی معرفت میں ثابت قدم رہو۔ اور یہ لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے۔ اور اس کا نام جوامع الکلم ہے۔"[18] امام ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ یعنی قرآن مجید"[19]

امام مناوی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے اور میرے لیے کلام مختصر کیا گیا۔ آپ ﷺ لطیف باتیں ارشاد فرماتے ہیں اس میں گرہ نہ ہوتی تھی۔ جب حضور کوئی بات کرتے تو ذہن سبقت کرتا اس کی طرف لیکن معانی اس سے بھی زیادہ سبقت کرتے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد قرآن ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد حضور ﷺ کے امور کثیرہ کا ارادہ ہے جو امور مقدم لکھے گئے تھے آپ ﷺ کے لیے ایک امر یا دو امروں میں جمع کیے گئے تھے۔[20]

جن علماء نے حدیث مبارک کو بھی جوامع الکلم فرمایا ہے اس کی وجوہ حق تعالی کی ترجمانی ہے کیونکہ وحی دو قسم کی ہے۔ ایک وحی خفی جس کے الفاظ مصطفی ﷺ کے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے لب مبارک سے جو کچھ ادا ہوتا وہ انسانی خواہشات کی وجہ سے نہ تھا بلکہ وحی الٰہی ہوتی۔ دوسری وحی جلی جس کے معنی و مفاہیم کے ساتھ اس کے الفاظ بھی قرآن کریم کی شکل میں محفوظ ہیں[21]

جوامع الکلم سے مراد زیادہ معنی پر مشتمل کم عبارت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جوامع الکلم سے گفتگو فرماتے، یعنی الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوتے۔ اکثر احادیث نبویہ بھی اسی طرح ہیں۔ ادبی اعتبار سے اگر کلام نبوی کا مطالعہ کیا جائے تو اسکی دو قسمیں واضح ہوتی ہیں مرجز اور مسجع و مقفٰی، نبی کریم ﷺ کے کلام سے ان دونوں کی مثالیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ مرجز: اس نثر کو کہتے ہیں جن میں دو فقروں کے اکثر کلمات ہم وزن ہوں اس میں قافیے کی پابندی ضروری نہیں مثلاً

کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم22

قرآن مجید کے اعجاز کی طرح جو چودہ سو سالوں کے دوران نہ صرف دنیا کے صاحب فکر و دانش کے لئے ایک چیلنج رہا بلکہ اس کے الفاظ تشنگانِ معنی کی پیاس بجھاتے رہے۔ اس طرح فصاحت نبوی بھی چودہ سو سال سے جوامع الکلم کی ایک منفرد مثال رہی ہے۔ ہر دور میں اہل عرب نے افصح العرب حضرت محمد ﷺ کے جوامع الکلم اور اسلوب بلاغت کو خراج تحسین پیش کیا جس سے آپ ﷺ کی خطیبانہ عظمت اور فصاحت و

بلاغت میں جوامع الکلم کے مقام کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

علامہ جاحظ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ کسی علمی محفل میں ان سے سوال کیا گیا۔ "من ابلغ الناس ""سب سے زیادہ فصیح و بلیغ کون ہے ؟ انہوں نے فوراً جواب دیا تھا کہ "رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے "[23] قاضی عیاض لکھتے ہیں: حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے بلیغانہ انداز تکلم اور اسلوب خطابت کی بہت خوبصورت الفاظ میں نہایت عمدہ تصویر پیش کی ہے۔ فرماتی ہیں۔

"آپ شیریں کلام تھے، ہر بات نہایت واضح ہوتی تھی، نہ قلیل الکلام تھے، نہ فضول الکلام تھے۔ آپ ﷺ کا کلام معجز نظام تو موتی تھے جو لڑی میں پروئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ کی آواز بلند و گرجدار تھی جس میں خوبصورت نغمگی پائی جاتی تھی۔"[24] سید نا صدیق اکبر رضی اللہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور ﷺ میں عرب میں گھوما پھرا ہوں، فصحائے عرب کا کلام سنا ہے لیکن آپ ﷺ سے بڑھ کر کلام فصیح کسی اور سے نہیں سنا۔ آپ کو کس نے تعلیم دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ربی و نشات فی بنی سعد ""میرے رب نے مجھے تعلیم دی اور میں نے بنی سعد میں پرورش پائی ہے "[25] دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں "ادبنی ربی فا حسن تا دیبی "[26] سید نا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ آپ فصاحت میں ہم سب سے بالاتر ہیں جواباً فرمایا: ''حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان مٹ چکی تھی اسے جبریئل میرے پاس لائے تو میں نے اس یاد کر لیا''[27] قاضی عیاض جوامع الکلم کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

" جہاں تک فصاحت لسانی اور بلاغت زبانی کا تعلق ہے۔ تو نبی ﷺ اس میدان میں افضل ترین مقام کے مالک تھے۔ آپ ﷺ کا مرتبہ فصاحت کسی سے پوشیدہ نہ تھا، طبیعت کی سلاست و روانی، معانی پیدا کرنے کا کمال، جامع و مختصر جملے بولنا، ستھرے اور چمک دمک والے الفاظ، صحت معانی اور ہر بات بے تکان اور بے تکلف و تصنع بولنا، آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت کا حصہ تھا۔ آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیے گئے، انوکھی پر حکمت باتیں آپ ﷺ کے خصائص میں سے تھیں۔ آپ ﷺ کو عرب کی تمام زبانوں کا علم دیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ ہر قبیلے سے اسکی زبان اور لہجے میں بات کرتے تھے۔ ان کی زبان کے محاورات استعمال کرتے اور ان کی فصاحت و بلاغت کے مطابق معنی پیدا کر کے برتری ثابت کر دیتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کے بہت سے صحابہ اکثر مواقع پر آپ ﷺ سے آپ ﷺ کے کلام و اقوال کی تشریح و تفسیر دریافت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث و سیرت کو دیکھنے والا اس بات کو معلوم کر سکتا ہے اور اسکی حقیقت کو جان سکتا ہے۔"[28]

علامہ ابوالحسن ماوردی آپ ﷺ کے انداز تکلم کے حوالے سے یوں فرماتے ہیں:

"آپ ﷺ سب سے زیادہ فصیح اللسان، واضح البیان، مختصر الکلام تھے۔ آپ ﷺ کے الفاظ سب سے زیادہ وزنی ہوتے۔ اور آپ ﷺ کے معانی بھی سب سے زیادہ صحیح ہوتے۔ نہ تو آپ ﷺ کے انداز تکلم یا اسلوب خطابت میں تکلف کا عیب نظر آتا اور نہ اس میں لفاظی کی زبردستی کا خلل ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کا کلام بلاغت کی تمام شرائط کا مجموعہ تھا جس سے فصاحت کے ایک خاص اسلوب کا اظہار ہوتا تھا۔ اگر آپ ﷺ کا کلام کسی اور کے کلام سے ملا دیا جائے تو دوسرے شخص کا اسلوب الگ نظر آنے لگے گا۔ اس میں باہم بے ربط ہونے کے آثار بھی

نظر آئیں گے اور اس طرح حق اور باطل خلط ملط نہ ہو سکے گا اور سچ جھوٹ کھل کر سامنے آجائے گا۔اس کے علاوہ نہ تو آپ ﷺ نے بلاغت سیکھی تھی اور نہ اہل بلاغت خواہ خطباء و شعراء ہوں یا فصحاء و بلغاء سے آپ ﷺ کا کبھی میل جول رہا تھا۔آپ ﷺ کی بلاغت تو وہی ہے، جو آپ ﷺ کی فطرت کی خاصیت اور آپ ﷺ کی جبلت تھی اور یہ صرف کسی غایت و مقصود اور کسی اہم واقعہ کے ظہور کے لئے ہوتا رہا تھا۔"[29] امام ابو حامد الغزالی فصاحت نبوی ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں:

آپ ﷺ سب سے زیادہ فصیح تھے۔آپ ﷺ کا کلام سب سے زیادہ شیریں تھا اور کہا کرتے تھے کہ میں افصح العرب ہوں۔اہل جنت محمد ﷺ کی زبان میں گفتگو کریں گے۔آپ ﷺ کم بولنے والے آسانی سے گفتگو کرنے والے تھے۔جب بھی بولتے تو نہ آپ ﷺ فضول بات کرتے نہ بیکار۔یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ کا کلام موتی ہیں جو لڑی میں پرو دیئے گئے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔آپ ﷺ سب سے زیادہ مختصر کلام کرنے والے تھے۔یہی کچھ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے لیے لاتے تھے۔اختصار کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا کلام حسب ضرورت جامع بھی ہوتا تھا۔آپ ﷺ جوامع الکلم کی صورت میں بات کرتے تھے۔جس میں نہ کوئی فالتو بات ہوتی نہ کوئی نقص۔یوں لگتا تھا جیسے الفاظ ایک دوسرے کے پیچھے چلے آرہے ہوں۔آپ ﷺ کے کلام میں وقفہ ہوتا تھا۔جس سے سننے والا آپ ﷺ کی بات کو حفظ کر لیتا۔آپ ﷺ بلند آواز اور سب سے زیادہ خوش آواز تھے۔آپ ﷺ کافی دیر تک خاموش رہتے تھے۔بغیر ضرورت آپ ﷺ بات نہ کرتے تھے۔ناپسندیدہ بات آپ ﷺ کبھی نہ کرتے۔خوشی اور ناراضگی میں حق بات ہی کہتے تھے جو شخص اچھی بات نہ کرتا اس سے آپ ﷺ کنارہ کشی کرتے۔مجبوراً کسی ناپسندیدہ چیز کا نام لینا پڑتا تو کنایات سے کام لیتے۔آپ ﷺ جب خاموش ہوتے تو آپ ﷺ کے ہمنشین بات کرتے تھے۔آپ ﷺ کے سامنے گفتگو میں جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔وعظ فرماتے تو بڑی توجہ اور اخلاص سے۔آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ آیات قرآنی کو ایک دوسرے سے مت ٹکرایا کرو کیونکہ یہ متعدد طریقوں سے نازل ہوا ہے![30]

ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص نطق و گویائی بھی فصیح و بلیغ رکھتا ہو۔اور اس کے کلام بھی فصاحت و بلاغت پر مبنی ہو مگر موضوع کے اعتبار سے اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو جسے سننے والا قابل توجہ سمجھے لیکن آپ ﷺ کی فصاحت اس عیب سے بھی منزہ اور پاک تھی۔آپ ﷺ کا ہر محفوظ قول یا حدیث اس بات کی دلیل صادق ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے جوامع الکلم عطا فرمائے تھے اور آپ ﷺ کو فصاحت لسان اور فصاحت کلام کی طرح فصاحت موضوع بھی عطا فرمائی تھی۔استاذ عقاد کا یہ قول تو فصاحت نبوی کی تنزیہ کے سلسلے میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے:

"و تفقت الروایات علی تنزیه نطقه من عیوب الحروف و مخار جها و قدر ته علی ایقا عها فی احسن و اقعها "

"تمام روایات متفق ہیں کہ آپ ﷺ کی نطق گویائی حروف اور ان کے مخارج کے عیوب سے پاک تھی اور یہ کہ آپ ان حروف کے خوبصورت ترین اور موثر ترین طریقے سے ادا کرنے پر قدرت کاملہ رکھتے تھے"[31]

استاذ محمد عطیۃ الابراشی نے آنحضرت ﷺ کی شخصی عظمت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے عظمۃ الرسول ﷺ کے نام سے ایک

عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔اس کی ایک فصل کا عنوان ہے "عظمۃ الرسول فی فصاحت" اس میں آپ ﷺ کی عظمت اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کی زبان فصیح تھی۔ کلام بلیغ تھا الفاظ پر رونق، عبارت عمدہ اور تکلف نہ تھا۔ آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا ہوئے۔ انوکھی حکمت بھری باتیں آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔ عرب کی زبانوں کا آپ ﷺ کو علم عطا ہوا تھا۔ آپ ﷺ ہر قبیلے سے اس کی زبان میں بات چیت کرتے تھے، اس کی اپنی زبان اور لہجہ میں سوال و جواب ہوتے تھے۔ چنانچہ قریش، انصار، اہل حجاز اور اہل نجد کے ساتھ گفتگو میں جو انداز بیان اختیار کرتے وہ اس اسلوب کلام سے مختلف ہوتا تھا۔ جو آپ ﷺ قحطانی عربوں کے ساتھ بات چیت کے دوران اختیار کرتے تھے۔ اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہ ہو گا کہ نبی ﷺ تمام فصحاء سے بڑے فصیح، تمام بلغاء سے بڑے بلیغ اور تمام ذکی لوگوں سے زیادہ ذہین تھے۔ آپ ﷺ کا اسلوب آسان، شیریں اور خوبصورت ہوتا تھا۔ جسے ہر سننے اور پڑھنے والا سمجھ لیتا تھا اس کی فصاحت و بلاغت سے لطف اندوز ہوتا تھا"[32]

آپ ﷺ کی گویائی حروف اور ان کے مخارج کے عیوب سے پاک تھی اور یہ کہ آپ ﷺ ان حروف کے خوبصورت ترین اور موثر ترین طریقے سے ادا کرنے پر قدرت کاملہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی بود و باش ایسے قبائلی میں تھی جو خالص ترین زبان والے اور شیریں ترین بیان والے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ بنو ہاشم میں پیدا ہوئے۔ قریش میں بڑے ہوئے اور بنو سعد میں پرورش پائی۔ اس لیے آپ ﷺ فطرتاً افصح العرب تھے۔ آپ ﷺ کی فصاحت الہام و فیضان کے مشابہ معلوم ہوتی تھی۔ جس میں آپ ﷺ نے مشقت یا تکلف سے کچھ کام نہ لیا۔ آپ ﷺ کی زبان سے نہ تو کبھی کوئی ناگوار لفظ ادا ہوا۔ اور نہ آپ ﷺ کے اسلوبِ بیان میں ناہمواری نظر آئی۔ آپ ﷺ کا کلام قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھا۔ آپ ﷺ کے کلام میں نہ تکلف تھا نہ آپ ﷺ اسے سجانے کا قصد فرماتے اور نہ تصنع کے وسائل میں سے کسی وسیلے کی تلاش میں ہوتے۔ نظام الدین حسن بن محمد لکھتے ہیں: آپ ﷺ کو جوامع الکلم اور حکمتوں کی باتیں اچھی عادتیں دی گئیں جو نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو دی گئیں اور نہ آپ کے بعد میں کسی کو دی جائیں گی۔ مولانا نظام الدین نے آپ ﷺ کی شان جوامع الکلم خصوصی عنایت ربانی جو صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کو ذکر فرمایا۔[33] امام طبری نے اس حدیث کو یوں نقل فرمایا ہے کہ یہ اعجاز صرف آپ ﷺ کو عطا کیے گئے اور کسی کو نہ دیئے گئے:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! رعب سے میری مدد کی گئی زمین میرے لیے مسجد اور پاک قرار دی گئی۔ جوامع الکلم مجھے دیے گئے مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا۔ اور پہلے یہ کسی نبی کے لیے حلال نہ تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی"[34] قاضی ثناء اللہ مظہری آپ ﷺ کی شان کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

"پس رسول اللہ ﷺ معبوث ہوئے تمام لوگوں کے لیے، بلکہ جنوں کی طرف بھی، انسانوں کے لیے اور ان انبیاء کی اقوام کے لیے بھی خاص ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے فضیلت دی گئی انبیاپر چھ چیزوں میں۔ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے، رعب سے میری مدد کی گئی غنیمتیں

میرے لیے حلال قرار دی گئیں، زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور نبوت مجھ پر ختم کی گئی ۔"[35]امام جلال الدین سیوطی نے حدیث نبوی ﷺ نقل کی ہے:

"اے لوگو! بے شک مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور خواتیم۔ میرے لیے اختصار کیا گیا۔ پس نہ تمہیں ہلاک کر دے ان کا غرور، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا میں اللہ کے رب ہونے پر، دین اسلام پر اور آپ کے رسول ہونے پر ایمان لایا ۔"[36]امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

مجھے دیئے گئے جوامع الکلم اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر تسکین نازل کی اور نازل کیا لشکر جسے وہ نہیں دیکھتے تھے۔ عذاب دیا کافروں کو جو ان کی جزا ہے"[37]امام فخر الدین الرازی لکھتے ہیں۔

"اوتیت جوامع الکلم " وصا ر کتا به مهیمناً علی الکتب و صا رت امته خیرالامة"[38]

"(مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے) اور آپ کی کتاب باقی کتابوں پر نگہبان ہے اور آپ کی امت تمام امتوں سے بہترین ہے"

امام جلال الدین السیوطی لکھتے ہیں: "شیخین نے حدیث نقل کی ہے کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔ فرماتے ہیں مجھ تک بات پہنچی کہ جوامع الکلم سے مراد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جمع فرمائے وہ امور کثیرہ جو سابقہ کتابوں میں موجود تھے۔ ایک امر میں یا دو امروں یا اس کی مثال۔[39]

حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی۔ جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ رعب سے میرے مدد کی گئی، مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا اور (ساری) زمین میرے لیے پاکیزہ اور مسجد بنائی گئی، اور مجھے تمام مخلوق کے لیے بھیجا گیا اور مجھ سے نبوت ختم کی گئی۔[40]امام راغب الاصفہانی نے مفردات القرآن میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔"[41]امام ترمذی نے بھی اپنی جامع میں اس کو روایت کیا ہے۔"[42]امام بخاری کی روایت میں ہے:

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے فاتح اور خاتم (آخری) نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے اور فواتح (کلام کو کھولنے والا) اور میرے لیے حدیث کو اختصار عطا کیا گیا، پس نہ ہلاک کر دیں، تم کو گمراہ کرنے والے۔"[43]

علامہ ابو القاسم الطبرانی نے بھی روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔"[44]امام حاکم جوامع الکلم کی وضاحت کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعائیں جوامع الکلم تھیں۔[45]ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جوامع الکلم سے معبوث کیا گیا، پس رسول اللہ کو جوامع الکلم اچھے لگتے تھے۔"[46]مولانا عبد الرزاق نے لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں بھیجا گیا ہوں کلمات کو کھولنے والا اور ختم کرنے والا اور مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور میرے لیے گفتگو کو مختصر کر دیا گیا، پس تم ہلاک نہ ہو جاؤ گمراہی کے پیچھے چل کر۔"[47]امام بدر الدین عینی جوامع الکلم کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ دعائیں خاص طور پر جوامع الکلم ہیں اور اس میں اپنی عاجزی کا اعتراف ہے اور ظلم کی نسبت اپنے نفس کی طرف ہے اور اس میں اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل عطا فرماتا ہے اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے

حسن عمل کا مقابلہ کئے بغیر، اور اس میں مستحب ہیں دعائیں مانگنا نماز کے آخر میں وہ دعائیں جو ماثور ہیں [48] امام مناوی جوامع الکلم کی تعیین فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید بھی اور احادیث بھی جوامع الکلم ہیں قرآنی سورتوں میں موسیٰ علیہ االسلام کی تختیاں بھی ہیں سابقہ اقوام کے حالات و واقعات بھی اور دوزخیوں کے حالات سے آگاہی یہ سب چیزیں جوامع الکلم ہیں۔" [49] حضور نبی اکرم ﷺ کا امت پر یہ لطف و کرم ہے کہ صبح و شام اور شام سے صبح تک ہر وظیفہ زندگی کیلئے دعاؤں کا بیش بہا، کریمانہ ذخیرہ موجود ہے جن سے عجز بندگی، اقرار عبدیت، خشوع و خضوع اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حصول ہوتا ہے ادعیہ ماثورہ کے حوالے سے مجموعے الگ بھی شائع ہو چکے ہیں۔ علامہ عینی آپ ﷺ کی دعاؤں کو جوامع الکلم قرار دیتے ہیں۔ [50]

امام ابن حجر عسقلانی صحیح بخاری کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان جوامع الکلم کے متعلق امام بخاری نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے کے تمام امور جمع کر دیئے اور اس سے مراد قرآن بھی ہے" [51]۔ امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر میں جوامع الکلم والی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مجھے جوامع الکلم دیے گئے۔ اور امام ھروی نے کہا اس سے مراد قرآن ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس میں جمع کیے۔ مختصر الفاظ کثیر معانی کے ساتھ اور آپ ﷺ کا کلام بھی جوامع الکلم تھا۔ جو قلیل الفاظ اور کثیر معانی کے ساتھ تھا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ تحقیق یہ دلالت کرتا ہے کہ آپ ملائکہ کے بھی رسول تھے۔ اس کو امام سبکی نے بھی اختیار کیا ہے اور اس سے نکالتے تھے زمین کے خزانے اور جو اللہ نے مسلمانوں کے لیے کھولے۔" [52] امام طحاوی لکھتے ہیں: جوامع الکلم کا آپ ﷺ کو عطا کیا جانا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو آپ ﷺ پر کیا گیا۔ [53] امام طبرانی آپ ﷺ کے جوامع الکلم کے سکھانے کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں: "رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ آپ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے جیسا کہ کیسے نماز میں کھڑے ہوں۔" [54] امام ابن رجب حنبلی جوامع الکلم والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مجھے جوامع الکلم کے ساتھ معبوث کیا گیا۔ امام نووی نے فرمایا جوامع الکلم سے مراد ہے کہ پہنچائے ہیں اللہ تعالیٰ نے جمع شدہ امور کثیرہ جو سابقہ کتاب میں تحریر ہیں۔ ایک امر میں یا دو امروں میں یا اس کی مثل۔ امام احمد نے حضرت عمر بن عاص سے حدیث نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ مودع کے دن باہر تشریف لائے پس آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد ﷺ نبی امی ہوں یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کلمات دہرائے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مجھے فواتح الکلم اور اس کے خواتیم اور جوامع الکلم عطا کیے گئے۔" [55] قاضی عیاض حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ وہ کیسے جوامع الکلم کو نہیں پہنچانتا۔ یعنی جوامع الکلم کی فطانت کو۔ "اور ابو الہیثم نے کہا عنوان اور لحن ایک تھے۔ اور ان دونوں کا اشارہ ہے انسان کی طرف جو ان کا فطین ہے۔ [56] امام محمد بن صالح لکھتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ آپ ﷺ کلام فرماتے تھے آسان کلام جو کثیر معانی پر مشتمل ہوتا تھا جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ نیکی حسن خلق ہے۔ یہ کلمہ جامع مانع ہے۔" [57] امام قسطلانی لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ جوامع الکلم اور بدائع الحکم تھے۔امر یقینی فرمانے والے، مثالیں بیان کرنے والے، موتی بکھیرنے والے، معقول باتیں فرمانے والے آپ ﷺ کے فیصلے محکم، اور وصیتیں یقینی ہیں۔ نصیحتیں دلوں پر محکم اور ایسے دلائل جو خاموش کرنے والے ہیں۔"[58] امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں:

"ابن شہاب نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بے شک جامع کلمات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لیے امور کثیرہ کو جمع فرمادے گا۔ وہ جو پہلے وحی میں لکھی جاتی تھیں ایک امر یا دو امروں یا اس کی مثل۔"[59] علامہ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں اسی مضمون کو نقل کیاہے۔"[60] صفی الرحمان مبارک پوری نقل کرتے ہیں:

"آپ ﷺ کی زبان مبارک فصاحت کے لحاظ سے ممتاز تھی۔ آپ ﷺ کا فرمان مبارک بلیغ تھا۔ آپ ﷺ کی ہر بات محل کے اعتبار سے افضل ہوتی۔ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے۔ آپ کو بدائع حکمتوں کے ساتھ خاص کیا گیا۔ اور عرب کی تمام زبانوں کے آپ عالم تھے۔ ہر قبیلے کو اس کی زبان سے خطاب فرماتے تھے اور اس کی لغت میں باتیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے لیے ایسی قوت جمع کر دی گئی تھی جو ظاہر ہونے میں اور عظیم ہونے میں بالکل واضح ہے۔ آپ کے لیے خالص الفاظ حاضر ہوتے تھے۔ اور ان کے کلام کی رونق، جس میں وحی کی مدد سے تائید الٰہی بھی شامل تھی۔[61] برھان الدین حلبی جوامع الکلم کے بارے لکھتے ہیں:

"مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، رعب سے میری مدد کی گئی، غنیمتیں میرے لیے حلال کر دی گئیں۔ تمام زمین پاک اور مسجد بنادی گئی۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ مخلوق اس میں انسان، جن، فرشتے، حیوانات، نباتات سب اس میں شامل ہیں۔"[62]

قاضی عیاض اپنی سیرت میں کلام نبوی کی فصاحت و بلاغت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کی فصاحت لسان اور آپ کے قول کی بلاغت اپنے مقام پر اعلیٰ اور موضوع کی مناسبت سے تھی۔ آپ کی طبیعت سلاست والی تھی۔ آپ ﷺ کا عظیم قول تھا۔ آپ ﷺ کے معانی صحیح تھے۔ تکلف کم تھا۔ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے۔ آپ کو بدائع حکمتوں کے ساتھ خاص کیا گیا۔ اور عرب کی تمام زبانوں کے آپ ﷺ عالم تھے۔ اور ہر قبیلے کو اس کی زبان سے خطاب فرماتے۔ اور اس کی لغت میں بات کرتے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ سے اکثر صحابہ جو غیر جگہ سے آئے وہ آپ ﷺ سے سوال کرتے اور آپ ﷺ ان کے کلام اور ان کے قول کی تفسیر فرماتے۔"[63]

محمد بن یوسف الصالحہ شامی لکھتے ہیں: "حضور ﷺ کو جوامع الکلم اور حکمتوں کی باتیں اور اہل عرب کی زبانوں کا علم دیا گیا آپ ﷺ ہر گروہ کو اس کی زبان کے مطابق گفتگو فرماتے، اس کی بلاغت کے مطابق گفتگو فرماتے بہت سے صحابہ کرام مختلف مواطن سے آتے۔ آپ ﷺ ان کے کلام اور قول کی اسی زبان میں تشریح فرماتے۔ حضور ﷺ کی فصاحت ایسی غایت تک تھی کہ اس کی غایت کے قریب بھی نہیں جایا جاسکتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ کا فصیح ہونا کسی گواہ کا محتاج نہ تھا۔ اس کا نہ تو کوئی موافق اور نہ کوئی ضدی انکار کر سکتا ہے۔"[64] ابن ہشام لکھتے ہیں:

"مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا۔ مجھ سے پہلے کسی نبی پر حلال نہ تھا۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئی تھی۔"[65] شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں: خاتم الانبیاء احمدِ مجتبیٰ محمد ﷺ کے کلام مبارک کے خصائص میں سے آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے کلام کو مختصر کیا گیا۔"[66]

کلام نبوت کے جوامع الکلم ہونے سے مراد ایسا کلام ہے جو قلیل الالفاظ ہوتے ہوئے بھی کثیر المعانی ہو اسکی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور سیرت نگار لکھتے ہیں۔ جوامع الکلم سے آپ ﷺ کا وہ جامع کلام مراد ہے جس کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ اور برابری کی ہی نہیں جاسکتی جو بیان اور بلاغت کا آخری درجہ اور بے انتہا مدلل بھی ہے۔[67]

علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں: ابن شہاب نے یہ لکھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے جوامع الکلم پہنچائے گئے یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام امور کثیرہ جو پہلی کتب میں تھے سب اکٹھے کر کے ایک امر یا دو امروں میں یا اس کی مثل مجھے عطا کیے۔[68]

حضورِ اکرم کی زبان مبارک کی فصاحت، جوامع الکلم انوکھا اظہارِ بیان اور عجیب و غریب حکم و فیصلے اتنے زیادہ ہیں کہ کوئی اس کا حصر و احاطہ نہیں کر سکتا۔ علماء نے اپنی وسعت اور بساط کے مطابق بعض کلمات جمع فرمائے ہیں اور خاص طور پر وہ خطوط، پیغامات جن کو حضور ﷺ نے بادشاہوں، حاکموں اور بڑے بڑے امراء وقت کو ارسال فرمایا تھا ان میں ہر قوم کو اسی کی زبان میں مخاطب فرمایا تھا۔ علماء نے ان کو جمع کر کے ان کی شرح و تفسیر بیان کی ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ کی گفتگو جامعیت کے انوار مسلسل کا مرکز و محور تھی۔ آقائے محتشم ﷺ کو جوامع الکلم سے نوازا گیا۔ حسن کلام کے جواہر ریزوں سے نبی بے مثال ﷺ کے حرف حرف کو مرصع کیا گیا۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو شریں بیان فرمایا۔ آپ ﷺ گفتگو میں اختصار فرماتے۔ الفاظ کا چناؤ اس سلیقے اور ہنر مندی سے کرتے کہ ذوق جھوم اٹھتا، رعنائی خیال کو وجد آجاتا، ایک لفظ بھی زائد معلوم نہ ہوتا۔ فصاحت و بلاغت کا نور حرف حرف سے عیاں تھا۔ فرمودات حضور ﷺ براہ راست دل میں اتر جاتے اور حاضرین کے لبوں پر پھول بن کر کھل اٹھتے۔ ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کرتے، مختلف علاقوں کے لہجے میں گفتگو کرنے کا ملکہ بھی حضور ﷺ کو عطا کیا گیا تھا، جیسے لفظ لفظ میں تفہیم کی امواج گرہ کشا موجزن ہوں، لب اقدس پر باد بہاری متبسم ہو، شستہ اور مہذب لہجہ، متانت اور سنجیدگی، وقار اور تمکنت، گفتار میں نرمی، قلب اطہر کے سوز و گداز کا عکس جمیل، غرض حضور ﷺ کا کلام مرقع زیبائی، رعنائی ہی رعنائی، حسن ہی حسن، جیسے دودھ اور شہد کی ندیاں رواں دواں ہوں اور تشنہ لب سیر اب ہو رہے ہوں۔"[69] پروفیسر نور بخش توکلی لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ افصح الخلق تھے اور فصاحت میں خارق عادت حد کو پہنچے ہوئے۔ آپ ﷺ کے جوامع الکلم، بدائع حکم، امثال سائرہ، دررِ منثورہ، قضایائے محکمہ، وصایائے مبرمہ اور مواعظ و مکاتیب و مناشیر مشہور آفاق ہیں۔"[70]

اقوالِ مذکورہ کا جائزہ

علمائے کرام نے مختلف جہات سے جوامع الکلم کو ذکر کیا ہے۔

1۔ اکثر علمائے اسلام جن میں امام زرقانی، امام مناوی، شبیر احمد عثمانی اور غلام رسول سعیدی شامل ہیں نے جوامع الکلم سے قرآن مجید اور احادیث نبویہ مرادلی ہیں کہ جوامع الکلم سے مراد قرآن وحدیث دونوں ہیں۔

2۔ چند علماء جن میں مولانا ناصر الدین، امام جلال الدین، امام فخر الدین رازی، امام بیہقی و دیگر نے ذکر کیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد جملہ امور جو سابقہ کتب میں موجود تھے ان کو جمع کر کے ایک امر یا دو امروں میں یکجا کر کے آپ ﷺ کو دے دیئے گئے۔

3۔ چند علماء نے آپ ﷺ کی دعاؤں کو جوامع الکلم کا درجہ دیا ہے۔ جن میں امام حاکم، امام طحاوی، امام بدر الدین عینی نے دعاؤں کو اور احکام و مسائل کو جوامع الکلم میں ذکر کیا ہے۔

4۔ امام مناوی و دیگر اہل لغت لکھتے ہیں کہ جوامع الکلم سے مراد فصاحت و بلاغت ہے۔ جس میں معنی کی گہرائی، نئی حکمتیں اور عبارات کا ان محاصل تک پہنچنا جو آپ ﷺ کے علاوہ دوسروں پر مخفی رکھے گئے۔

اس نقطہ نظر سے آپ ﷺ کے خطبات، ضرب الامثال، دعائیں سب فصاحت و بلاغت اور جوامع الکلم سے عبارت ہیں۔ آپ ﷺ صحابہ کرام کو جوامع الکلم کی تعلیم یوں دیتے جیسے تشہد سکھاتے۔ آپ ﷺ ہر گروہ سے اس کی زبان کے مطابق گفتگو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل آپ ﷺ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ شان جوامع الکلم انبیاء علیہم السلام میں سے صرف آپ ﷺ کو ہی عطا کی۔

یہ حقیقت واضح ہے کہ اعجاز القرآن اور اعجاز الحدیث میں یقیناً فرق ہے اور ہونا بھی چاہیے، مگر اس باریک فرق کو سمجھنا ایک اہم اور مشکل مسئلہ ہے فرق معمولی ہے، کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ قادر مطلق کا کلام ازلی ہے اور کسی وقت کہیں بھی کسی انسان کے بس میں یہ نہیں کہ اس کا جواب لا سکے مگر کلام نبوی کے الفاظ انسانی ہیں۔

جوامع الکلم آپ ﷺ کی دعائیں اس ضمن میں ہیں کہ بعض علماء نے آپ ﷺ کی دعاؤں کو جوامع الکلم کے ساتھ بھی مختص کیا ہے اور فصاحت و بلاغت کے صنائع و بدائع میں شامل کیا ہے۔ جیسے تجنیس تحریف۔ یعنی دو الفاظ شکل کے اعتبار سے تو ایک جیسے ہوں مگر ان کے معانی میں کوئی تناسب نہ ہو جیسے: " اللهم حسنت خلقي فحسن خلقي "[71] امام حاکم، امام طحاوی امام بدالدین عینی نے آپ ﷺ کے جوامع الکلم میں دعاؤں کو بھی اور احکام و مسائل کو شامل کیا ہے حکیمانہ، بلیغانہ ارشادات کے ساتھ حضور ﷺ کی دعائیں بھی فصاحت و بلاغت کے حوالے سے دنیا میں بہت بلند مقام رکھتی ہیں صحابہ کرام نے احادیث مبارکہ کے ساتھ ادعیہ ماثورہ، کو بھی اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔

دعائیں خاص طور پر جوامع الکلم ہیں۔ اور اس میں اپنے عجز کا اعتراف ہے۔ اور ظلم کی نسبت اپنے نفس کی طرف ہے اور اس میں اعتراف ہے، کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ وہ فضل عطا فرماتا ہے۔ اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے حسن عمل کے بغیر مقابلہ کے، اور اس میں مستحب ہیں دعائیں مانگنا نماز کے آخر میں وہ دعائیں جو ماثورہ ہیں۔ (منقولی) یا قرآن پاک کے الفاظ کے مشابہ ہیں۔ اور کرمانی نے کہا، شافیہ کہتے ہیں۔ جائز ہے دعا نماز میں جو بھی تم دنیا اور آخرت کے حوالے سے مانگو اس میں گناہ نہ ہو، "اسی طرح ضرب الامثال بھی آپ ﷺ کے جوامع الکلم ہیں۔

ضرب المثل وہی کلام بنتا ہے کہ اس جیسا کلام کوئی دوسرا پیش نہ کر سکے اور اول الکلام اپنی خوبیوں میں منفرد جس طرح قرآن کریم میں ضرب

الامثال لفظی اور معنوی حیثیت سے انسانی صلاح و فلاح کی غرض و غائیت لیے ہوئے مختلف عنوانات کے ساتھ معرض بیان میں آئی ہیں اسی طرح سرور کونین ﷺ کے ایسے ارشادات گرامی جن میں اخلاقی تعلیم کا کوئی پہلو ہے یا انسانی معاشرت کی اصلاح اس کا مدار ہے یہ توفیق الہٰی ضرب الامثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کے مکاتیب بھی جوامع الکلم سے معمور ہوتے تھے مختلف شاھان علاقہ کو آپ ﷺ کے مکاتب لکھے گئے جن میں فصاحت وبلاغت کے تمام اوصاف بھرپور ہوتے تھے۔

بلاغت کلام نبوی ﷺ ایک معجزہ ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے جب آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ اور سیرت طیبہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تھا کان خلقہٗ القرآن۔ یہ قول بھی اعجاز نبوی کا ترجمان ہے۔ اعجاز کے معنی ہے عاجز کر دینا، بے بس بنا دینا اس سے معجزہ مشتق ہے جو عاجز کر دینے کے معنی میں ہوتا ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مصطفی صادق رافعی نے لکھا: جس قدر تم آپ ﷺ کے کلام میں غور و فکر کرو گے اس قدر اس میں نئے مفاہیم پاؤ گے۔[72] آپ ﷺ کے کلام کی یہ خوبی در حقیقت آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے جسے پانا کسی اور کے بس کی بات نہیں۔

نتائج بحث

(1) جوامع الکلم آپ ﷺ کی گفتگو ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ یہ عظمت مصطفی ﷺ ہے۔

(2) جیسے قرآن حکیم کی کوئی نظیر نہ لا سکا اسی طرح آپ ﷺ کے کلام جوامع الکلم کا کوئی ثانی نہیں۔

(3) شعراء ادباء، فلاسفر، حکماء آپ ﷺ کے انداز تکلم سے حیران ہیں۔

(4) خطابت کی خوبیاں، اختصار و جامعیت اور ضرب الامثال جیسے کلام میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں۔

(5) جوامع الکلم سے انسان کو قلیل وقت میں کثیر علوم سے استفادہ ہوتا ہے۔

سفارشات

(1) حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں سے ایک عظیم معجزہ فصاحت کلام ہے حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے جوامع الکلم کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(2) عصر حاضر میں جدید اختلافی مسائل کے حل اور مباحث کلامیہ کے تصفیہ میں آپ ﷺ کے جوامع الکلم کی فصاحت وبلاغت کی روشنی بہت سی تاریک راہوں کو روشن کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

(3) ہر قسم کے انفرادی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی، ملکی اور قومی مسائل کی موجودگی میں حالات کو تشویشناک صورت سے بچانے کے لئے انداز گفتگو اور طرز تکلم ایک مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے جوامع الکلم میں ہر دو فریق کے مابین رابطے کے لئے بہترین راہنمائی موجود ہے۔

(4) آپ ﷺ کے خطبات کا مطالعہ ہر علاقے کے حوالے سے مفید ثابت ہوتا ہے اس لیے آپ کے جوامع الکلم کے مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔

References

[1]Muhammad bin Ismail Bukhari,Sahih Bukhari,(Egypt:Mustafa Albabi Al-Halbi,1935),1:52
[2]Ibne Manzur,Lisan-ul-Arab(Qum,Iran:Nashr adb Al-joza 1050 H),3:63
[3]Muhammad bin Ali Al-zain Al-Jurjani,Al-tareefaat(Berut:Dar-ul-Kutub ilmiya 1938),56
[4]Ibne Manzur,Lisan-ul-Arab(Qum,Iran:Nashr adb Al-joza 1050 H),3:63
[5]Muhammad Murtaza Zubaidi,Taj-ul-Urus min Jawahir al-qamoos(Egypt:Maktaba Al-Khabria),4:63
[6]Abu Usman Jahiz,Albayan wal-Tabyeen(Berut:Dar-ul-Ahya Al-Turaas Al-Arabi 1960),2:27
[7]Muhammad bin Atiya al-brashi,Azmatul-Rasul(Egypt,Al-haiya-ul-Misriya Al-Aama,2002),277
[8]Fawwad Al-baqi,Sharah Zarqani(Berut:Dar-ul-Kutub ilmiya 1990).7:22
Ibne Manzur,Lisan-ul-Arab(Qum,Iran:Nashr adb Al-joza 1050 H),3:63[9]
Muhammad bin Yaqoob,Feroz Abadi,Al-Qamoos Ai-Muheet(Berut:Dar-ul-Marifa,1408 H),150[10]
[11]Ibn-Rajb Hanbli,Jame –ul-Uloom wa-al-Hikam(Berut:Dar-ul-Marifa,1408 H),1:54
[12]Shabbir Ahmad Usmani,Fath-ul-Mulhim(Karachi:Maktaba Rashidia),2:116
[13] Ghulam Ahmad Hareeri,Hadith e Rasul ka Tashriee Muqam(Faisal Abad:Malik Sons, 1994),445
[14]Mustafa Al-rafae, Ejaz-ul-Quran wa-al-balagha alnbwiya(Berut:Dar-ul-kutub Al-Arbi,1990),2:23
[15]Al-Jumuah:5
[16]Jalal-ud-din,Al-sayuti,Al-durre Al-Mansur(Berut,Dar-ul-Fikr,1993),2:73
[17]Sayed Qutub,Tafseer Fi Zilal-al-Quran(1408 H),84
[18]Abu-al-Fida,Ismail Haqqi,Rooh-al-Bayan,(Berut"Dar-ul-Fikr 1990),1:74
[19]Muhammad ibn-e-Jarir Tabri,Tarikh-e-Tabri(Berut: Dar-ul-Fikr),4:865
[20]Abdul Rauf,Almanawi,Faiz-ul-Qadeer(Egypt:Al-maktaba Al-Tajjariya),1:563
[21]Imam Abu Hamid Al-Hgazali,Ihya-ul-Uloom(Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1997),2:274
[22]Muhammad bin Ismail Al-Bukhari,Sahih Bukhari(Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1935)
[23]Abu Usman Jahiz,Albayan wal-Tabyeen(Berut:Dar-ul-Ahya Al-Turaas Al-Arabi 1960),1:314
[24]Al-Qazi,Abu-al-Fazal,Ayyaz,Sharah Sahih Muslim(Egypt:2000)1:178
[25]Muhammad bin Ali Al-zain Al-Jurjani,Al-tareefaat(Berut:Dar-ul-Kutub ilmiya 1981),187
[26]Abdul Rauf,Almanawi,Faiz-ul-Qadeer(Egypt:Al-maktaba Al-Tajjariya,1391H),1:225
[27]Muhammad Bin Yousuf Al-Salihi,Subul-al-Huda wa-al-Irshad(Lahore,Zawiya,2013),2:99
[28]Al-Qazi,Abu-al-Fazal,Ayyaz,Al-shafa (Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1938)1:178
[29]Abu-Al-Hasan,Mawardi(Berut:Dar-ul-Kutub ilmiya 1960),200
[30] Imam Abu Hamid Al-Hgazali,Ihya-ul-Uloom(Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1997),2:274
[31] Mehmood Al-Eqad,Abqariya Muhammad (Berut:Al-Maktaba Al-Asriya,2000),74
[32]Muhammad bin Atiya al-brashi,Azmatul-Rasul(Egypt,Al-haiya-ul-Misriya Al-Aama,2002),275
[33]Muslim bin Hajjaj Naisha puri,Sahih Muslim(Berut,Dar-ul-Ahya Al-Turas,1416 H),2:6
[34]Muhammad bin Jarir Al-Tabri,Tafseer Al-Tabri(Berut:Dar-al-Hijr,2001),11:282
[35]Muhammad Sanaullah Pani Pati,Tafseer Mazhari(Lahore:Al-Qudus Dar-ul-Musallah,1412 H)3:419
[36]Jalal-ud-din Sayyuti,Al-ittiqan fi Uloom-al-Quran,(Egypt:Maktba Alhiyat Al-Misriya,1999)4:497
[37]Emad-ud-din Ibn-e-Kasir,Tafseer Ibn-e-Kasir(Egypt:Bulak Printers:1301 H),4:114
[38] Fakhruddin Razi,Tafsir-e-Kabir(Berut,Labnan,Dar-e-Ahya Al-turas Al-arbi,1997),1:79
[39]Jalal-ud-din,Al-sayuti,Al-durre Al-Mansur(Berut,Dar-ul-Fikr,1993),3:183
[40]Abu Abdullah,Muslim bin Hajjaj,Sahih Muslim(Berut,Dar-e-Ihya Al-turas Al-Arbi.1998),1:371

[41]Hussain bin Muhammad Raghib Asfahani,Mufardat-ul-Quran(1970),516
[42]Abu Eisa Muhammad bin Eisa Tirmizi,Sunan Tirmizi,(Berut,Dar-ul-Ihya Al-Turaz),4:123
[43]Muhammad bin Ismail Bukhari,Sahih Bukhari,(Egypt:Mustafa Albabi Al-Halbi,1935),9:36
[44]Suleman bin Ahmad Tabrani,Al-mujam Al-Kabir,(Musil:Maktaba Al-uloom wa-al-Hikam,1938)10:56
[45]Muhammad bin Abdullah Hakim,Mustadrak Ala Sahihain,(Dar-Al-Kutub Al-ilmiyah,1990)1:397
[46]Ibn-e-Rajab Hanbli,Jame-ul uloom wa-al-Hikam(Berut,Dar-ul-Marifat,1408H)1:452
[47]Imam Abdul Razzaq,Musannaf Abdul Razzaq(Karachi:Al-Majlis Al-ilmi,1403 H)6:112
[48]Badar-ul-Deen Aini,UmdatulQari(Berut:DarUl Ahya Al turas Al Arbi1438)2:47
[49]Abdul RaufManavi,FyzUlQadeer(Ejypt:AlMaktaba Al Tajaria Al Kubra 1391H)v1:218
[50]Badar-ul-Deen Aini,UmdatulQari(Berut:DarUlAhya Al turas Al Arbi1438)v6:119
[51]Ibn-e-Hajar Asqalani,Fath-ul- Bari Shar Al Bukahri(Karachi:QadeemiKutab hana1401H)1:99-
[52]Jalal uldeen Al sayyuti,AlDuR e Mansoor(Berut:DarUlFikar)2:203,
[53]Imam Abu JafarTahavi,SherahAlMaaniAlAsar (Nashir Elm al Kutab1994)2:114
[54]Suleman bin Ahmad Tabrani,Al-mujam Al-Kabir,(Musil:Maktaba Al-uloom wa-al-Hikam,1938)10:56
[55]Ibn-e-Rajab Hanbli,Jame-ul uloom wa-al-Hikam(Berut,Dar-ul-Marifat,1408H)1:452
[56]Al-Qazi,Abu-al-Fazal,Ayyaz,Al-shafa (Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1938)5:560
[57]Yahya bin Sharaf ul Deen Novi,AlAzkar(Jadda:Maktabaai Mamoon1995H)1:269
[58] Allama Ahmad Qastlani,ErshadUlAssari(Ejypt:Matba mymna13067H)2:30
[59]Jalal ulDeen Al Suooti,Al-dur e Mansoor(Berut:Darul Fikar1993)2:290
[60]Muhammad Anwar Shah Kashmiri,Faizul Bari(Berut:Labnan Dar ul Kutab,2005)6:445
[61]Safi ul Rehman Mubarik puri,Al-Raheeq-ul-Makhtoom(Berut:Dar ihya Al-turas1976)78
[62]Ali bin Burhan al DeenHalbi,InsanulEyon(beru:Darul Marfa1400h)v1:85
[63]Al-Qazi,Abu-al-Fazal,Ayyaz,Al-shafa (Egypt:Mustafa,Albabi,Al-Halbi,1990)1:170
[64]Muhammad Bin Yousuf Al-Salihi,Subul-al-Huda wa-al-Irshad(Lahore,Zawiya,2013),7:132
[65]Abu Muhammad Abdul Malik Ibn e Hisham ,Al-Seerat-ul-Nabvia(byroot:Darul Marfa 1978)v1:676
[66]Shekh Abdul Haq Dehlvi,Madarij al Nabwaat(Lahore:Ziaul Quran Publications2004)v1:24
[67]Muhammad Tufail,Naqoosh rasool number(Lahore :idara farog-e-urdu, 1998)5:549
[68]Badar-ul-Deen Aini,UmdatulQari(Berut:DarUlAhya Al turas Al Arbi1438)14:327
[69]Dr. Muhammad Tahir ul Qadri,seerat ul Rasool(Lahore:minhajul quran2001)v10:398.399
[70]-Noor BakhashTawakkli,seerat Rasool arbi(Lahore:shakir Publications2014)v1:198
[71]Abu yala,Ahmad bin Ali almusnialmoosli,almusnid(Damishiq:DarulMamoon al turas 1986)v9:575
[72]Mustafa Al-rafae, Ejaz-ul-Quran wa-al-balagha alnbwiya(Berut:Dar-ul-kutub Al-Arbi,1990),3:8